بیس تراویح

ساغر اقبالی

''تراویح'' ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ بمعنی ایک دفعہ آرام کرنا، رمضان کی راتوں میں با جماعت نماز کو تراویح کہا جاتا ہے۔ خود تراویح صیغہ بتا رہا ہے کہ تراویح کی رکعات آٹھ سے زائد ہیں۔ چونکہ چار رکعت ایک ترویحہ اور آٹھ رکعت ترویحتین، بارہ اور اس سے زائد رکعات تراویح۔

قرآن مجید کی علامت ''رکوع'' اس لئے رکوع کہلاتی ہے کہ نماز میں اس جگہ پہنچ کر رکوع کیا جائے۔ پورے قرآن پاک میں پانچ سو چالیس رکوع ہیں، اسی طرح اگر بیس تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع کیا جائے، پورے قرآن پاک میں پانچ سو چالیس رکوع ہیں۔ اسی طرح اگر بیس تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھا جائے تو ستائیسویں شب میں قرآن کریم ختم ہوسکتا ہے۔ (20 تراویح X 27 شب = 540 رکوع) اسی طرح بوڑھے، بیمار اور ضعیف افراد بھی بڑی آسانی سے تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

اس سب کے باوجود اس مقدس اور بابرکت مہینے میں بعض دوست آٹھ رکعتوں پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں اور اپنے اس عمل کیلئے مختلف دلائل دیتے ہیں، مثلاً یہ کہ بیس رکعات کی تعداد حضرت عمرؓ کے عہد میں مقرر ہوئی۔ یہ عجیب بات ہے کہ عہدِ فاروقیؓ کی تراویح کی کیفیت اور باقاعدہ جماعت کا عمل تو قابل قبول ہے لیکن عہدِ فاروقی کی تراویح کی تعداد قبول نہیں۔

جبکہ .... ''حضرت عثمانؓ کے عہد مبارک میں بھی بیس تراویح کا معمول رہا، حضرت علیؓ نے بھی اپنے مبارک دور میں بیس تراویح پڑھنے کا حکم دیا'' (بیہقی: عدد رکعات القیام فی رمضان)

حضرت سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو بیس تراویح پڑھتے دیکھا، حرم پاک میں حضرت عمرؓ کے زمانے سے لے کر آج تک بیس تراویح کا معمول چلا آ رہا ہے۔ چودہ سو سالہ تاریخی جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ بھی بیس تراویح ہی پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔